ہفتہ وار رسالہ: 211
WEEKLY BOOKLET: 211

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ

بنام

نوجوان کی توبہ

صفحات 17

- اللہ کا پیارا بنانے والے لوگ 06
- حضرت حسن بصری اور سرمایہ دار 07
- حافظِ ملت کی کرامت 14

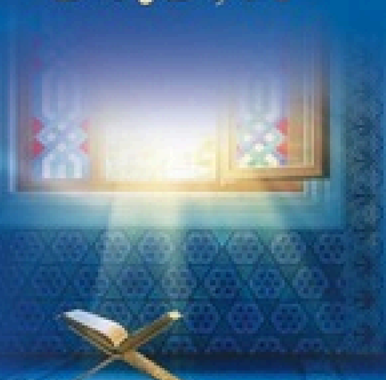

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 198 تا 216 سے لیا گیا ہے۔

نوجوان کی توبہ

دُعائے عطار! یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ **”نوجوان کی توبہ“** پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنا اور اپنے پیارے پیارے آخری نبی کا فرمانبردار بنا کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار،5/277،حدیث:8175)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوجوان کی توبہ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”توبہ کی روایات و حِکایات“ (132 صفحات)، صفحہ 75 تا 77 پر ہے: حضرتِ صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک اجتماع میں اپنے بیان کے دوران سامنے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے فرمایا: ”کوئی آیت پڑھو۔“ تو اس نے سورۃ المؤمن کی آیت نمبر 18 تلاوت کی: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ؕ﴾ (پ24، المؤمن:18) **ترجَمۂ کنز الایمان:** اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

www.dawateislami.net

یہ آیتِ مبارکہ سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کوئی ظالم کا دوست یا مددگار کس طرح ہوسکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو اللہ پاک کی گِرِفت (یعنی پکڑ) میں ہوگا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنّم کی طرف لے جایا جارہا ہوگا اور وہ بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ، یعنی ننگے) ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ (یعنی کالے) اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔ وہ چِلّائیں گے: ہم ہَلاک ہوگئے! ہم برباد ہوگئے! ہمیں زنجیروں میں کیوں جکڑا گیا ہے؟ ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے؟ اور ہمارے ساتھ یہ سب کیا ہورہا ہے؟ فِرِشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے مارتے ہوئے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو ختم ہوجائیں گے تو خون کے آنسو بہنے لگیں گے، ان کے دل دَہل (دَ۔ہَل) جائیں گے اور حیران و پریشان ہوں گے اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے، نہ ہی اپنا دل سنبھال سکے، یہ ہَولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہوجائے۔ یہ فرمانے کے بعد حضرت صالح مُرِّی رحمۃُ اللہِ علیہ بہُت روئے اور ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچ کر فرمایا: ”افسوس! کیسا دل ہِلا دینے والا منظر ہوگا۔“ یہ کہہ کر پھر رونے لگے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو روتا دیکھ کر حاضِرین بھی رونے لگے۔ اِتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: ”یاسیّدی! کیا یہ سارا منظر بروزِ قِیامت ہوگا؟“ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواب دیا: ”ہاں، یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہوجائیں گی۔“ یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا: ”افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں خدائے باری کی اطاعت و فرمانبرداری میں سُستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی بےکار ضائع کردی۔“ یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے ربِّ کائنات کی بارگاہِ بےکس پناہ میں یوں مُناجات کی: ”اے میرے پَروَردَگار! میں گنہگار توبہ کے لئے حاضرِ دربار ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے کوئی سَروکار نہیں، گناہوں سے مُعافی دیکر مجھے قبول فرمالے، مجھ سَمیت تمام حاضِرین پر اپنا فَضل و کرم فرما اور ہمیں جُود و نَوال (یعنی عطا و بخشش) سے مالا مال کردے، یا اَرحَمَ الرّٰحِمین! (یعنی اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ

www.dawateislami.net

دی ہے اور سچّے دل سے تیری بارگاہ میں حاضِر ہوں، اگر تو مجھے قَبول نہیں فرمائے گا تو یقیناً میں ہَلاک ہوجاؤں گا۔" اِتنا کہہ کر وہ نوجوان غَش کھا کر گر پڑا اور چند روز بسترِ عَلالت پر گزار کر (یعنی بیمار رَہ کر) موت سے ہمکنار ہوگیا۔ اُس کے جنازے میں بے شمار لوگ شریک ہوئے، رو رو کر اس کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر اُس کا ذِکر اپنے بیان میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اُس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُس نے جواب دیا: "مجھے حضرتِ صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اجتِماع سے بَرَکتیں ملیں اور مجھے جنّت میں داخِل کر دیا گیا۔" (کتاب التوابین، ص250-252) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم۔

خواب میں بارگاہِ رِسالت میں تِلاوت کی سعادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! باعمل مُبلِّغین کا بیان کس قَدَر پُر اثر ہوتا ہے، خوفِ خدا رکھنے والے مُبلِّغ کا بیان تاثیر کا تیر بن کر گنہگار کے جگر سے آر پار ہو جاتا اور بسا اوقات اُس کی دنیا و آخِرت سنوار دیتا ہے۔ حضرتِ صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے زبردست قاری بھی تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قِراءت میں سوز ہی سوز ہوتا تھا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے قراٰنِ کریم کی تلاوت کی سعادت پائی، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے صالح! یہ تو قِراءت ہوئی رونا کہاں ہے؟ (احیاء العلوم، 368/1) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

تِلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قراٰنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے روؤ اور اگر رو نہ سکو تو رونے کی سی شکل بناؤ۔ (ابن ماجہ، 2/129، حدیث: 1337)

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا   کروں روتے روتے تِلاوت خدایا

www.dawateislami.net

مرنے سے چند ماہ پہلے اِنفرادی کوشش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تِلاوت کرتے یا سنتے ہوئے رِقّت طاری ہونا، آنکھوں سے آنسو جاری ہونا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے مگر شیطان کے وار سے خبر دار! رونا ایک ایسا عمل ہے کہ اِس میں ریا کا خطرہ بَہُت زیادہ رہتا ہے۔ لہٰذا دُعا وغیرہ میں بالخصوص دوسروں کے سامنے رونے میں ریا سے بچنا ضَروری ہے کہ ریاکار عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔ تِلاوت و نعت میں اخلاص کے ساتھ رونے رُلانے کا شوق بڑھانے کیلئے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، نیک اعمال کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے روزانہ "جائزہ" لے کر نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس دینی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لئے کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں: کراچی کے ایک مُبَلِّغ جو کہ روزانہ پابندی سے چوک درس دیتے تھے۔ ایک شخص جو کہ سنّتوں بھری تحریک، "دعوتِ اسلامی" کو پسند نہیں کرتا تھا، اُس نے بربِنائے تعصُّب (یعنی تعصُّب کی وجہ سے) تھانے میں مبلغ کے خلاف جھوٹی رَپَٹ دَرج کروائی کہ یہ عَلاقے میں اِنتشار پھیلا رہا ہے۔ پولیس آئی اور اُس عاشِقِ رسول کو تھانے لے گئی۔ اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا "مُبَلِّغ" ہر جگہ مبلغ ہی ہوتا ہے چنانچہ ایک "مجرم" سے مُلاقات پر اُنہوں نے "اِنفرادی کوشش" کر کے اُس کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کیلئے تیار کرلیا، اس نے کہا: میں قید سے رِہا ہوں گا تو ضَرور حاضِری دوں گا، کیا آپ مجھے وہاں ملیں گے؟ مُبَلِّغ نے کہا اِن شاءَ اللہ پھر اُنہوں نے اپنا حلقہ نمبر وغیرہ بتایا

www.dawateislami.net

کہ میں اجتماع میں وہاں ہوتا ہوں۔ پولیس نے اس کا حُسنِ اَخلاق وغیرہ دیکھ کر حقیقتِ حال جان لی اور معذرت طلب کرتے ہوئے اُس ''عاشقِ رسول'' کو باعزّت رُخصت کردیا۔ چند ماہ بعد وہ مجرم جب جیل سے رِہا ہوا تو دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں پہنچا، اُس نے بیان سُنا، ذِکر اور دُعا میں اُس پر رِقّت طاری ہوگئی اس نے رورو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ دُعا کے بعد اُس مبلغ کو جنہوں نے تھانے میں نیکی کی دعوت دی تھی تلاشتے ہوئے جب اُن کے بتائے ہوئے حلقے میں پہنچا تو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ابھی پچھلے منگل ہی اُن مبلغ کا انتقال ہوا ہے۔ یہ سننا تھا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا کہ زِندگی میں کسی نے پہلی بار ''نیکی کی دعوت'' دی اور اُس کی وجہ سے میں نے توبہ کی، ہائے افسوس! میں اپنے اُس مُحسِن سے دوبارہ مل بھی نہ سکا۔ ایک عاشقِ رسول نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کا ذِہن بنایا کہ اب آپ اُن سے مل تو نہیں سکتے مگر اُن کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کیلئے آج صُبح ہی ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تربیّت کے ایک ماہ کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرلیجئے۔ اَلحمدُلِلّٰہ! وہ ہاتھوں ہاتھ ایک ماہ کے لئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ! آج وہ (سابقہ) ''مجرم'' دعوتِ اسلامی کے مبلغ ہیں جبکہ اِس سے پہلے مَعاذَ اللہ وہ شراب کے اڈّے چلاتے تھے۔

آپ تھانے میں بھی، جیل خانے میں بھی ہر جگہ پر کہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مُبلِّغ ہر جگہ مُبلِّغ ہوتا ہے، ہر وَقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سنّتوں بھرا رکھتا ہے، چاہے مَحلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں، جہاں موقع ملا، جھٹ نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول برسانا شروع کردیتا اور اپنے لئے ثواب کا خوب ذخیرہ کرلیتا ہے۔

www.dawateislami.net

مذکورہ مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ مرحوم عاشقِ رسول مبلغ کا جذبہ بھی کیا خوب تھا کہ ظُلماً کسی نے تھانے میں لا کھڑا کیا تو وہاں بھی نیکی کی دعوت کے دینی کام میں لگ گئے اور ایک شراب کا اڈّا چلانے والے کی توبہ اور اس کے مبلغ دعوتِ اسلامی بننے کا سبب بن کر خود سدا کیلئے آنکھیں مُوند لیں۔ اللہ پاک کی مرحوم عاشقِ رسول مبلغ پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم۔

تِری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص287)

اللہ کا پیارا بنانے والے لوگ

سرورِ کونین، نانائے حسنَین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نہ انبیا (علیہم السلام) میں سے ہیں نہ شُہَدا (شُ۔ہَ۔دَا) میں سے لیکن بروزِ قیامت انبیا علیہم السلام اور شُہَدا اُن کے مقام کو دیکھ کر رَشک کریں گے، وہ لوگ نُور کے منبروں پر بلند ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) بندہ بنادیتے ہیں اور وہ زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرتے چلتے ہیں۔“ عرض کی گئی: وہ کس طرح لوگوں کو اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) بنادیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ پاک کی محبوب (یعنی پسندیدہ) باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اللہ پاک کی ناپسندیدہ باتوں سے مَنْع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اطاعت کریں گے تو اللہ پاک اِنہیں اپنا محبوب بنالے گا۔ (شعب الایمان، 1/367، حدیث:409)

مبلغ محبوب ہی نہیں، محبوب گر ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والوں کی بھی کیسی بلند و بالا شانیں ہیں، بروزِ قیامت اُن پر ربُّ الانام کا اِنعام واکرام دیکھ کر انبیائے کرام علیہم السلام اور شُہدائے عُظّام بھی رَشک کریں گے۔ یہاں رَشک (یعنی غِبطہ) سے مراد یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور شہدائے عُظّام اُن کے مرتبے کو دیکھ کر بہُت خوش ہوں گے اور ان

www.dawateislami.net

کی تعریف و تحسین کریں گے یا مطلب یہ ہے کہ اگر حضراتِ انبیائے کرام و شہدائے عُظّام کسی پر رَشک کرتے تو ان پر کرتے۔ اِس عَظمت وشان کا سبب کیا ہو گا؟ یِہی کہ وہ نیکی کی دعوت اور بدی کی مُمانَعت کے ذَرِیعے لوگوں کو باعمل بنا کر انہیں "اللہ پاک کا محبوب" بناتے ہوں گے۔ جب وہ دوسروں کو اللہ پاک کا محبوب بناتے ہوں گے تو خود کیوں نہ محبوب ہوں گے!

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے — اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تُم جسے چاہو

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا حسن بصری اور ایک سرمایہ دار

"نیکی کی دعوت" کا ثواب کمانے میں ہمارے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم بہُت پیش پیش ہوا کرتے تھے اور اس مُعامَلے میں کسی سے مَرعُوب بھی نہیں ہوتے (یعنی رُعب میں بھی نہ آتے) تھے چُنانچِہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ ایک رئیس (یعنی سرمایہ دار) کو نہایت سَج دَھج کے ساتھ اپنے غلاموں کے جُھرمَٹ میں گھوڑے پر سُوار گزرتا دیکھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی: بادشاہ کے دربار میں جارہا ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس پر "انفرادی کوشِش" کرتے ہوئے فرمایا: اے بھائی! آپ نے خوب عمدہ لباس زیبِ تن فرمایا ہے پھر اسے خوشبوؤں سے بھی بسایا ہے اور ہر طرح سے اپنے "ظاہر" کو بھی سجایا ہے، یقیناً یہ محض اس لئے ہے کہ شاہی دربار میں آپ کو شَرمسار نہ ہونا پڑے حالانکہ یہ بادشاہِ دارِ ناپائیدار (یعنی کمزور دنیا کا بادشاہ) اور اُس کے اہلِ دربار آپ جیسے ہی انسانِ غیر مختار (یعنی بے اختیار) ہیں۔ اب ذرا غور فرمایئے! کل بروزِ قیامت اللہ پاک کے دربارِ شاہی میں جب حاضِری ہو گی، وہاں انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام اور اولیائے عُظّام رحمہم اللہ بھی ہوں گے، وہاں کے لئے آپ نے "باطِن" کی آرائش وزیبائش کا بھی کچھ انتِظام فرمایا ہے؟ کیا وہاں گناہوں کی گندگیوں اور بدکاریوں کی بدبوؤں کے ساتھ آپ حاضِری دیں گے؟ وہ مالدار

www.dawateislami.net

شخص نہایت توجہ کے ساتھ آپ کے ارشادات سُن رہا تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے کبھی اپنے گھوڑے پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: آپ اپنے گھوڑے پر تو تَرس کھاتے ہیں مگر اپنے کمزور وُجود پر رَحم نہیں کرتے کہ مسلسل اُس پر گناہوں کا بوجھ لادے چلے جارہے ہیں، سوچئے تو سہی! اِسی طرح گناہوں بھری زندگی گزاری تو مرنے کے بعد کیا انجام ہوگا! مالدار آدمی آپ کی ”انفرادی کوشش“ اور نیکی کی دعوت سے بے حد متاثر ہوا، گھوڑے سے اُتر کر آپ کا مُرید ہوا اور اللہ والا بن گیا۔ (سچّی حکایات، 5/208 بتصرف)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم۔

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے ناتُواں کے سر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ!

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بدکار نفس! تیرے ظلم وسِتَم کی بھی اب حد ہو گئی! تو ہر لمحہ میری خطاؤں میں برابر اضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین بندے کے سر گناہوں کا بھاری بوجھ لدواتا چلا جارہا ہے۔ (معلوم ہوا نفسِ اَمّارہ یعنی گناہ و بُرائی پر اُبھارنے والا نفس ہمارا دشمن ہے، ہمیں ہر آن اِس کی چالوں سے چوکنّا رہنا ضروری ہے)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے غَلَبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداطوار ہے

(وسائلِ بخشش، ص128)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

نَماز میں کیسا لباس ہونا چاہئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاءُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہم سرمایہ داروں اور مالداروں کی خوشامدوں اور چاپلُوسیوں کے بجائے اُن کو اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے اور انہیں دوٹوک نصیحتیں فرماتے تھے۔ دولتمندوں کی خوشامد وہ کرے جس کو ان سے دنیا کی ذلیل

www.dawateislami.net

دولت پانے کی ہَوَس ہو، اہلُ اللہ قَناعت کی مَدَنی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں، رَحمتِ ربِّ ذوالجلال پر ہوتی ہے۔ یاد رہے! اہلِ مال و ثَروَت کی بہ سَبَبِ دولت تعظیم کی سخت مُمانَعَت ہے چُنانچِہ منقول ہے: جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء، 2/215، رقم: 2442) بیان کردہ حِکایت میں آخِرت کی فکر دِلائی گئی ہے کہ حکمرانوں، وزیروں اور افسروں کے سامنے جاتے ہوئے تو لِباس وغیرہ دُرُست کیا جاتا اور خوب ٹِپ ٹاپ اور زینت اختیار کی جاتی ہے مگر اللہ پاک کی مقدّس بارگاہ میں پیش ہونے کیلئے اہتِمام کا کوئی ذِہن ہی نہیں۔ ہم دنیا کے کسی ”بڑے آدمی“ کے پاس جاتے ہیں یا ایسی جگہ جانا ہوتا ہے جہاں بَہُت سارے لوگ ہمیں دیکھنے والے ہوں تو سر کے بال، لِباس، عمامہ، چادر وغیرہ خوب اِحتیاط کے ساتھ دُرُست کرتے ہیں مگر ”نَماز“ جو کہ پَرْوَرْدَگار کے عظمت والے دربار کی حاضِری کا موقع ہے اُس وقت زینت کا کوئی اِہتِمام نہیں کرتے! کم از کم اتنا تو ہو کہ کسی ”بڑے آدمی“ کے پاس یا دعوتِ طَعام میں جاتے ہوئے انسان جو لِباس پہنتا ہے وُہی مسجِد کی حاضِری میں پہن لیا کرے۔ مسجِد کی حاضِری کے لئے زینت کرنے کے مُتَعَلِّق قراٰنِ کریم پارہ 8 سورۃ الاعراف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

نَماز کیلئے عِطر لگانا مُستَحب ہے

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لِباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخِلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت (ہے۔ اٰت۔ یعنی عمدہ صورت و حالت) کے ساتھ نَماز کے لئے حاضِر ہو کیونکہ نَماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہِلِیَّت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے

www.dawateislami.net

ہو کر طواف کرتے تھے۔ اِس آیت میں سَتر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سَترِ عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے۔(خزائن العرفان، ص248)

”یاالله نمازی بنا“ کے چودہ حروف کی نسبت سے نَماز میں لباس کے اَحکام پر مبنی 14مَدَنی پھول

دَورانِ نَماز لباس پہننا

﴿1﴾ دَورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننے یاتہبند باندھنے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے۔(غنیہ، ص452وغیرہا) ﴿2﴾ دَورانِ نَماز سَتر کُھل جانے اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنے یا تین بار سبحانَ الله کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانے سے بھی نَماز فاسِد ہو(یعنی ٹوٹ) جاتی ہے۔(در مختار 2/467)

کندھوں پر چادر لٹکانا

﴿3﴾ نَماز میں سَدَل یعنی کپڑ الٹکانا مکروہِ تحریمی ہے۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یارومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کَنارے لٹکتے ہوں۔ ہاں، اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں۔ ﴿4﴾ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے (بہارِ شریعت 1/624 حصہ:3) ﴿5﴾ دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نَماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔(در مختار 2/490) ﴿6﴾ دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجود صِرف پاجامے یا تہبند میں نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔(عالمگیری، 1/106) ﴿7﴾ (نَماز میں) کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے مکروہِ تحریمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔(بہارِ شریعت، 1/630 حصہ:3) ﴿8﴾ جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نَماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت، 1/627 حصہ:3)

مکروہِ تحریمی کی تعریف

یہ واجِب کا مُقابِل (یعنی الٹ) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقِص ہو جاتی ہے اور کرنے والا

www.dawateislami.net

گنہگار ہوتا ہے اگرچِہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتِکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/ 283 حصہ 2:) مکروہِ تحریمی ہو جانے والی نَماز واجِبُ الاِعادہ ہوتی ہے یعنی ایسی نَماز کو نئے سرے سے پڑھنا واجِب ہوتا ہے۔ مکروہِ تحریمی کی ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں سجدۂ سہو کر لینے سے نَماز دُرُست ہو جاتی ہے۔ اِس کی تفصیلی معلومات کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''نَماز کے اَحکام'' (496 صَفحات) کا مُطالَعہ کیجئے۔

﴿9﴾ دوسرے کپڑے مُیَسّر ہونے کے باوُجُود کام کاج کے لباس میں نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (شرح الوقایۃ، 1/ 198) ﴿10﴾ اُلٹا کپڑا پہن کر یا اَوڑھ کر نَماز مکروہِ تنزیہی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، 7/ 358 تا 360) ﴿11﴾ سُستی سے ننگے سر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (در مختار، 2/ 491) نَماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھا لینا افضل ہے جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نَماز فاسِد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع وخُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔ (در مختار و رد المحتار، 2/ 491) ﴿12﴾ اگر کوئی ننگے سر نَماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

عملِ کثیر کی تعریف

عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشُبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نَماز فاسِد نہ ہو گی۔ (در مختار، 2/ 464)

ہاف آستین میں نَماز پڑھنا کیسا؟

﴿13﴾ آدھی آستین والا کُرتا یا قمیص پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر

www.dawateislami.net

نَماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔ ‘‘ (فتاوٰی امجدیہ، ۱/ 193) ﴿14﴾ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُالدین قادِری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہاف آستین والا کُرتا، قمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے والے لباس (کے حکم) میں شامِل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معزّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والا کُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وقارالفتاوٰی، 2/ 246)

مکروہِ تنزیہی کی تعریف

جس کا کرنا شَرع کو پسند نہیں مگر نہ اِس حد تک (ناپسند) کہ اس پر وَعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکّدہ کے مقابِل ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/ 284 حصہ: 2) مکروہِ تنزیہی ہو جانے والی نَماز دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اگر نہ پڑھی تو گنہگار نہیں۔

مِرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص 78)

مَدَنی قافِلے نے مجھے بدل کر رکھ دیا!

نیکی کی دعوت کا بے اندازہ ثواب کمانے کی اپنے اندر حرص اُجاگر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے۔ آیئے! آپ کا شوق بڑھانے کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں چُنانچِہ عَلاقہ اندھیری (بمبئی۔ الہند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: میں اسکول کی نویں کلاس میں زیرِ تعلیم تھا، ماڈرن اور بگڑے ہوئے لڑکوں سے دوستی ہو گئی اور میں طرح طرح کی بُرائیوں میں گرفتار ہو گیا جن میں چَرَس، گانجہ، شراب اور لڑکیوں سے عشق لڑانا وغیرہ شامل ہے۔ حتّٰی کہ ایک بار گھر کی پیٹی (پے۔ٹی یعنی نقدی رکھنے کا

www.dawateislami.net

صندوقچہ) توڑ کر رقم نکال کر "دگّوا" (نامی شہر) بھاگ گیا۔ بِالآخِر واپس گھر آ گیا۔ اسکول کو خیر باد کہہ کر A.C. کی رپیئرنگ کا کام سیکھنا شُروع کر دیا۔ چند ماہ کے بعد دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول نے مجھے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کی دعوت دی مگر میں نے ٹال دیا۔ اُس بے چارے نے کئی بار ملاقاتیں کر کے مجھ پر اِنفِرادی کوشش کی مگر میں اجتماع میں جانے کیلئے راضی نہ ہوا۔ ایک بار وُہی اسلامی بھائی میرے بڑے بھائی پر "انفِرادی کوشش" کر رہے تھے کہ میں وہاں پہنچ گیا۔ بھائی جان نے اُس اسلامی بھائی سے اپنے لئے معذِرت چاہتے ہوئے میری طرف رُخ کر کے کہا: تم مَدَنی قافِلے میں چلے جاؤ۔ میں "نا" کہنے والا تھا کہ مُنہ سے بے ساختہ "ہاں" نکل گئی حالانکہ میں یہ تک نہیں جانتا تھا کہ مَدَنی قافِلہ ہوتا کیا ہے! بَہرحال میں نے تیّاری کر لی اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی ترِبیَت کے مَدَنی قافِلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدَنی قافِلے نے مجھے بدل کر رکھ دیا! میری آنکھیں کُھل گئیں، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے پیار ہو گیا، میں نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازوں کی پابندی شُروع کر دی، مَدَنی قافِلے نے گناہوں بھرے ماحول میں پلنے والے مجھ سخت نافرمان بندے کو نمازی اور سنّتوں کا عادی بنا دیا۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں دنیائے اہلسنّت کی عظیم ترین درسگاہ جامِعہ اشرفیہ مبارک پور (یوپی ہند) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

چُھوٹ جائیں گناہ، آپ پائیں پناہ تھوڑی ہِمّت کریں، قافلے میں چلو
تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے سیکھنے سُنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے جذبۂ عِلم دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

الجامعۃُ الاشرفیہ اور اس کے بانی کا مختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کی اِنفِرادی کوشش کی استِقامت کی بَرَکت سے بِالآخِر مُعاشَرے کا بگڑا ہوا، گناہوں میں لِتھڑا ہوا نَشّی (نَ۔شّ۔اِی)

www.dawateislami.net

نوجوان دینی ماحول سے وابستہ ہو کر جامِعۃُ الاَشرفیہ (مبارکپور، ہند) میں داخلہ لیکر طالبِ علمِ دین بن گیا۔ حُصُولِ بَرَکت کیلئے بہ نیّتِ ثواب ماہنامہ اشرفیہ "حافِظِ مِلّت نمبر" (رجب المرجب 1398ھ بمطابق جون 1978ء) کی مدد سے جامعۃ الاشرفیہ اور اس کے بانی کا ذکرِ خیر کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) دنیاءِ اہلسنّت کی عظیم الشّان دینی درس گاہ ہے جو "ہند" کے صوبہ یوپی کے ضِلَع اعظم گڑھ کے قصبہ مبارَک پور شریف میں واقع ہے۔ اس عظیم الشّان دینی دَرسگاہ کے بانی استاذُ العُلَماء، جلالۃُ العلم، حافظِ مِلّت حضرت علّامہ شاہ عبدُالعزیز محدِّث مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 29 شوّال المکرم 1352ھ بمطابق 14 جنوری 1934ء میں اپنے استاذِ مکرّم صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حکم پر تکمیلِ دَرسِیات کے بعد مبارکپور تشریف لائے۔ اُس وَقت یہاں ایک مدرسہ "مِصباحُ العُلوم" کے نام سے قائم تھا۔ حضرتِ حافظِ مِلّت رحمۃُ اللہِ علیہ کی اَنتھک کوششوں کے باعث اللہ پاک نے اسی چھوٹے سے مدرَسے میں بَرَکت عطا فرمائی اور بالآخِر یہ مدرَسہ ایک قد آور پھل دار دَرَخت کی حیثیت اختیار کر گیا اور جامِعہ اشرفیہ کے نام سے متعارِف ہوا۔ اس ادارے سے فارِغُ التحصیل ہونے والے (حضرات) اس کے قدیم نام "مِصباح العلوم" کی نسبت سے مِصباحی کہلاتے ہیں۔

سنّت کی مَحبّت

حافظِ مِلّت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ہر عمل میں سنّت کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے دائیں پاؤں میں زَخم ہو گیا، ایک صاحِب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضِر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ مَوزہ پہنے ہوئے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا مَوزہ اُتارا، وہ صاحِب بول پڑے: حضرت! زَخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا پہلے اُتارنا سنّت ہے۔

حافظِ مِلّت کی کرامت

الجامِعۃُ الاشرفیہ کے بانی مَبانی حافظِ مِلّت حضرتِ علّامہ شاہ عبدُ العزیز محدِّث مُراد آبادی

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے پائے کے بُزُرگ تھے۔ سوانح نگاروں نے آپ کی کئی کرامات بیان کی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے، جامِع مسجد مبارک شاہ بھی پہلے مختصر ہی تھی اور بوسیدہ بھی ہوگئی تھی، آبادی کی وُسعت کے لحاظ سے مسجِد کا وسیع ہونا بھی ضَروری تھا، بہر حال پُرانی مسجد شہید کر کے نئی بنیادیں بھری گئیں اور مسجِد کی توسیع کا کام شُروع ہوا۔ مبارک پور کے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی اور لگن کے ساتھ اس تعمیر میں بھی حصّہ لیا، حضرتِ حافظِ مِلّت رحمۃُ اللہِ علیہ اس کام کے بھی رہنما اور سربراہ تھے، حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے جامِع مسجِد کے لیے پوری توجُّہ اور محنت سے چندے کی فَراہمی کی، مبارک پور میں کافی جوش و خَروش تھا، غُربت کے باوُجود مسلمان اپنی دینی حَمِیت کا پورا پورا ثُبُوت دے رہے تھے، مَردوں نے اپنی کمائی اور عورَتوں نے اپنے زیورات وغیرہ سے امداد کی۔ چھت پڑنے کے بعد حاجی محمد عمر نہایت پریشانی کے عالم میں دوڑے ہوئے حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آئے اور کہا: حافظ صاحِب! جامع مسجِد کی چھت نیچے آرہی ہے اب کیا ہوگا! حاجی صاحِب یہ کہتے کہتے رو پڑے۔ حضرتِ حافظِ مِلّت رحمۃُ اللہِ علیہ فوراً اُٹھے وضو کیا اور حاجی صاحِب کے ساتھ گھر سے باہَر نکلے، اور اپنے پڑوسی خان محمد صاحِب کو ہمراہ لیا، جامِع مسجِد پہنچ کر بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ؕ پڑھتے ہوئے لکڑی کی چند بَلّیاں (بَل۔لیاں) لگادیں (یعنی لمبے بانس یا لکڑی کے تھم لگادیئے)۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! کہ چھت نہ صرف برابر اور دُرُست ہوگئی، بلکہ آج دیکھئے تو یہ پتا بھی نہ لگ سکے گا کہ کس حصّے کی چھت جھک رہی تھی!

حافظِ مِلّت کی بعض عاداتِ مبارَکہ

وُضو کرنے کے لیے بیٹھنا ہوتا تو قِبلہ رُخ بیٹھتے۔ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا پاجامہ کبھی اتنا لمبا نہ دیکھا گیا کہ ٹَخنہ چُھپ جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی وضع اور لباس کا انداز دیکھ کر لوگوں کو شَرعی وَضع سمجھ میں آجاتی تھی۔ سفر و حَضَر میں (یعنی سفر میں ہوتے یا وطن کے اندر ہر جگہ) حُضُور حافِظِ مِلّت رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیاری پیاری اداؤں میں سے یہ بھی تھا کہ کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ گٹّے تک دھوتے اور لقمہ خوب چبا کر کھاتے، کھانا خواہ مزاج کے مُوافِق ہو یا

www.dawateislami.net

ناموافِق، اُس میں عیب نہ نکالتے، کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پیتے بلکہ کچھ وقفے کے بعد پیتے۔ اسی طرح پانی جب بھی پیتے، چُوس کر تین سانس میں پیتے۔

سُرمہ لگانے کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی بینائی تیز تھی

حُضُور حافظِ مِلّت رحمۃُ اللهِ علیہ کی عمر شریف ستَّر سال سے مُتجاوِز(یعنی اوپر) ہو چکی تھی، اُس وَقت کا واقِعہ ہے، ٹرین سے سفر کر رہے تھے جس بَرتھ پر تشریف فرما تھے، اِتّفاق سے اُس پر ایک ڈاکٹر صاحِب بھی بیٹھے تھے، ڈاکٹر صاحِب نے سِلسلۂ کلام شُروع کیا تو آپ رحمۃُ اللهِ علیہ کی جلالتِ علمی سے بہُت مُتأثِّر ہوئے اور بار بار آپ رحمۃُ اللهِ علیہ کی طرف حیرت سے دیکھتے رہے، دورانِ گفتگو ڈاکٹر صاحِب نے تَعَجُّب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مولانا صاحِب! میں آنکھوں کا ڈاکٹر ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ اِس عمر میں بھی آپ کی بِینائی میں کوئی فرق نہیں، بلکہ آپ کی آنکھوں میں بچّوں کی آنکھوں جیسی چمک ہے، مجھے بتائیے کہ اس کیلئے آخر کیا چیز استِعمال کرتے ہیں؟ فرمایا: ڈاکٹر صاحِب! میں کوئی خاص دوا وغیرہ تو استِعمال نہیں کرتا، ہاں ایک عمل ہے جسے میں بِلا ناغہ کرتا ہوں، رات کو سونے کے وَقت سُنّت کے مطابِق سُرمہ استِعمال کرتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اِس عمل سے بہتر آنکھوں کے لیے دُنیا کی کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

مسلکِ اعلیٰ حضرت کا اِک گُلستاں　　عِلمِ صدرُ الشَّریعہ کا بحرِ رَواں
علم سے جس کے سَیراب سارا جہاں　　لہلہانے لگا دین کا بُوستاں
جس طرف دیکھئے اس قدم کے نشاں　　حافظِ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”اِثْمِد“ کے چار حروف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور حافظِ ملّت کی سنَّت سے مَحبّت مرحبا! اور سنَّت کی مَحبّت میں سنَّت کے مطابِق سُرمہ لگانے کی برکت دنیا میں بھی بینائی کی حفاظت کی صورت میں ظاہر ہوئی،

www.dawateislami.net

اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو آپ بھی روزانہ سنّت کے مطابِق سُرمہ لگانے کی نیّت کیجئے۔ آپ کی آسانی کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے، "101 مَدَنی پھول" صَفْحَہ 27 تا 28 سے سرمے کے بارے میں 4 مَدَنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے: ﴿1﴾ "سُنَنِ اِبنِ ماجہ" کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (ابن ماجہ، 4/115، حدیث: 3497) ﴿2﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری 5/359) ﴿3﴾ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 6/180) ﴿4﴾ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: ﴿1﴾ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں ﴿2﴾ کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، ﴿3﴾ تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، 5/218-219) اس طرح کرنے سے اِن شاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تکریم (یعنی عزت و بزرگی) کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے رونا

قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے روؤ اور اگر رو نہ سکو تو رونے کی سی شکل بناؤ۔

(ابن ماجہ، 2/129، حدیث:1337)

978-969-722-167-7
01082182

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net